دفترِ افسرِ اعلیٰ تعلقاتِ عامہ

جامعہ ملیہ اسلامیہ

پریس ریلیز

سائنس اور ٹکنالوجی کے مرکزی وزیر ڈاکٹر جیتندر سنگھ نے شعبہ جغرافیہ، جامعہ ملیہ اسلامیہ کے زیر اہتمام منعقدہ چھٹے ایشیائی کانفرنس کا افتتاح کیا

New Delhi, November 7, 2025

مرکزی وزیر برائے سائنس وٹکنالوجی اور وزیر برائے ارضی سائنسز ڈاکٹر جیتندر سنگھ نے کل انصاری آڈیٹوریم میں شعبہ جغرافیہ ،جامعہ ملیہ اسلامیہ کے زیر اہتمام ایشین جغرافیکل ایسوسی ایشن (اے جی اے) کے اشتراک سے منعقدہ ایشیائی کانفرنس (اے سی جی ۔دوہزار پچیس) کا افتتاح کیا۔مورخہ چھ نومبر تا آٹھ نومبر منعقد ہونے والی سہ روزہ کانفرنس کا مرکزی خیال 'ایشیائی ملکوں میں آب وہوا کی تبدیلی ،شہری کاری اور وسائل کی مستقل اور پائے دار بندوبست' تھا۔واضح رہے کہ یہ پہلی مرتبہ ہے کہ جغرافیہ کے موضوع پر موقر ایشائی کانفرنس منعقد ہورہی ہے جو جامعہ اور جامعہ کے شعبہ جغرافیہ کے لیے یادگار لمحہ ہے۔

ممتاز ماہر تعلیم اور سابق چیئر مین ،یوجی سی پروفیسر ڈی پی سنگھ ،پروفیسر مظہر آصف شیخ الجامعہ ،جامعہ ملیہ اسلامیہ اور پروفیسر محمد مہتاب عالم رضوی ،مسجل جامعہ ملیہ اسلامیہ نے پروگرام میں شریک ہوکر پروگرام کے وقار کو بڑھایا۔اس موقع پر پروگرام میں ممتاز عالمی اسکالر پروفیسر یوجی مورایا ،نائب صدر ،ایشین جغرافیکل ایسوسی ایشن ،جاپان ،پروفیسر کینتا یاماموتو ،سکریٹری ،کنسورٹیم آف جیوگرافیکل سائنسز ،جاپان ،اور محترمہ ژوانی ژھانگ ،سکریٹری وخزانچی ،ایشین جیوگرافیکل سائنسز بھی شریک تھے۔پروفیسر سعید الدین ،ڈین فیکلٹی آف نیچرل سائنسز ،پروفیسر عتیق الرحمان ،منتظم سکریٹری اور پروفیسر ہارون سجاد مشترک منتظم سکریٹری ،پروفیسر لبنیٰ صدیقی ،خزانچی اور شعبہ جغرافیہ کے تمام اساتذہ اور ریسرچ اسکالر بھی افتتاحی پروگرام میں شامل تھے۔مندوبین نے اس تاریخی پروگرام کے انعقاد کی ذمہ داری جامعہ کو سونپنے پر ایشین جیوگرافیکل ایسوسی ایشن کی تعریف کی۔

اپنے افتتاحیہ خطبے میں بطور مہمان خصوصی پروگرام میں شریک ڈاکٹر جیتندر سنگھ نے کہا کہ ایک ایسے موقع پر جب جامعہ اپنا تاریخی ایک سو پانچواں یوم تاسیس منا رہی ہے جامعہ میں آنے سے انہیں مسرت ہورہی ہے۔

وزیر موصوف نے کہا کہ یہ پروگرام بر وقت ہورہا ہے اور آب وہوا کی تبدیلی ،شہری کاری اور وسائل کی انتظام کاری سے گہرے طور پر منسلک موضوع پر مرکوز ہے جو معاصر ،مستقبلیات اور عالمی تشویش جیسے مسائل سے جڑا ہوا ہے۔ڈاکٹر سنگھ نے بتایا کہ ایشیا اور جنوبی ایشیا میں سات سو پچاس ملین سے زیادہ لوگ آب وہوا کی تبدیلی سے ہونے والی سخت آلودگی اور ضرر رساں چیزوں سے براہ راست رابطے میں ہیں اور انہوں نے بتایا کہ دوہزار پچاس تک دنیا کے سب سے زیادہ آلودگی والے شہروں میں دہلی ،ڈھاکہ ،بنکاک اور منیلا وغیرہ ہوں گے۔ ہندوستان میں اے سی جی کا سب سے پہلا پروگرام منعقد کرنے کے لیے انہوں نے جامعہ کی ستائش کی ،وزیر موصوف نے کہا کہ عزت مآب

وزیراعظم شری نریندر مودی جی کی قیادت اور بین علومی نظام کی تشکیل کے تئیں ان کی کاوشوں سے اقتصادی ترقی کو ماحولیاتی پائے داری سے مربوط کرنے میں ہندوستان ایک عالمی سربراہ کے طور پر ابھرا ہے۔انہوں نے آب وہوا کی تبدیلی سے متعلق ایکشن پلان (این اے پی سی سی)اسٹیٹ ایکشن پلانس، اسمارٹ سیٹیز مشن، امرت اور سوچھ بھارت مشن سمیت پائے داری سے متعلق ہندوستان کے پالیسی خاکہ کو واضح کیا۔انہوں نے کہا کہ عزت مآب وزیر اعظم شری نریندر مودی جی کی قیادت میں یہ اہم پروگرام ’آب وہوا کے انصاف اور صنعتی ترقی کو یقینی بنانے‘ کے ہندوستان کے عہد کو اجاگر کرتا ہے۔کسی بھی سرکاری پہل اور اقدام کی کامیابی کی کلید عوام کی شراکت پر زور دیتے ہوئے ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا کہ ’’جب تک سماجی تحریک نہیں ہوگی تب تک کوئی بھی پالیسی یا سیمینار سے خاطر خواہ نتائج برآمد نہیں ہو سکتے۔‘‘اورعوامی بیداری پیدا کرنے اور پائے دار و مستقل عادات کے فروغ کے لیے سوشل میڈیا اور شارٹ ڈیجیٹل کنٹینٹ جیسے ویڈیو ریل بنانے کا مشورہ دیا کیوں کہ آب وہوا کا مسئلہ صرف اسکالر، سائنس دانوں اور پالیسی سازوں کا ذاتی مسئلہ نہیں ہے۔

پروفیسر آصف، شیخ الجامعہ، جامعہ ملیہ اسلامیہ نے کانفرنس کی تعریف کرتے ہوئے اسے کہا کہ ’صرف بامعنی نہیں بلکہ انتہائی انقلاب آفریں ہے۔‘اور غیر معمولی شہری کاری، کاربن اور دیگر مضر فضلہ ایندھنوں کے اخراج، پیڑوں کو کاٹنے کے خلاف آگاہ کیا۔انہوں نے ’فطرت کے ساتھ ہم آہنگی کے ساتھ گزر بسر کرنے اور قدرتی وسائل کے حد سے زیادہ اور بے جا استعمال کو روکنے‘ کی ضرورت بتائی۔

پروفیسر رضوی، مسجل جامعہ ملیہ اسلامیہ نے اپنی تقریر میں وسائل کی پائے دار انتظام کاری، پلاسٹک کے استعمال میں کمی، اور صاف ستھری توانائی پر زیادہ انحصار اور الیکٹرانک گاڑیوں (ای ویز) کی طرف مائل ہونے کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ یہ جامعہ کے لیے لمحہ افتخار ہے کہ وہ این آئی آر ایف کی رینکنگ دوہزار پچیس میں ایس ڈی جیز (پائے دار ترقی اہداف) کے زمرے میں ملک بھر میں تیسرے نمبر پر آئی جو کیمپس میں پائے دار ترقی کی عادات کی حوصلہ افزائی کرنے کے تیں جامعہ کے عہد کو ظاہر کرتا ہے اور اس حد تک جامعہ کو امید ہے کہ یو این۔ایس ڈی جیز کے نفاذ اور ان کی عمل آوری کے لیے وہ ایک نمونہ بنے گی۔

پروفیسر یوجی مورایاما نے کہا کہ جامعہ ملی اسلامیہ میں اے سی جی۔دوہزار پچیس ’صرف کانفرنس نہیں بلکہ دنیا کے سب سے زیادہ آبادی والے براعظموں میں ایک کے روزانہ کی حقیقت کی عکاسی ہے۔ایشیا جو کہ آب وہوا کی تبدیلی کے شکار ہونے والوں کا ہاٹ اسپاٹ اور مزاحمت کی زندہ وجاوید تجربہ گاہ ہے۔‘‘

پروفیسر کیتا یماموتو نے کہا کہ کانفرنس اے جی اے اور اے جی سی۔دوہزار پچیس ’تہذیبوں اور ثقافتوں پر عالمی نظر کے ساتھ مقامی علوم وفنون کی عزت کرتی ہے۔انہوں نے زور دیا کہ کانفرنس کی تھیم ’ایشیا کے مستقبل کے لیے غیر معمولی طور پر اہم ہے۔‘‘

پروگرام کے مہمان اعزازی، پروفیسر ڈی پی سنگھ نے قومی تعلیمی پالیسی دوہزار بیس کی مسودہ کمیٹی اور جائزہ کار کمیٹی کے رکن کے بطور ان کی غیر معمولی قائدانہ صلاحیتوں کے لیے شیخ الجامعہ، جامعہ ملیہ اسلامیہ پروفیسر مظہر آصف کی ستائش کی اور کہا کہ زمین، پانی اور کرہ ارض کے دیگر وسائل پر غیر معمولی دباؤ کے سبب لو، قحط اور دیگر قدرتی آفات واقع ہو رہی ہیں۔انہوں نے کہا کہ ایشیا کے لیے وقت آ گیا ہے کہ قابل تجدید توانائی جیسے کے شمسی و ہوائی توانائیوں کے فروغ اور استعمال کے تئیں بڑے قدم اٹھائیں۔پروفیسر سنگھ نے کہا کہ آب وہوا کی

تبدیلی سترہ ایس ڈی جیز کے ساتھ بلاواسطہ گہرے طور پر مربوط ہے۔ پروفیسر ڈی پی سنگھ نے کہا کہ ایشیائی ممالک کو پائے دار شہری منصوبہ بندی، صاف وشفاف توانائی کو اپنانا چاہیے اور اسمارٹ شہروں کی تعمیر کرنی چاہیے اور دیگر ماحول دوست عمل بھی اپنانے چاہئیں۔

اے سی جی دو ہزار پچیس نے سولہ اہم ذیلی عناوین پر توجہ دی ہے جو اہم عالمی مسائل جیسے آب وہوا کی تبدیلی، شکار ہونے کی تشخیص، شہری چیلنجز اور انتظام کاری، واٹر شیڈ اور قدرتی وسائل کی انتظام کاری، پیری اربن اور ماحولیاتی پائے داری، تیار شدہ ماحولیات اور اربن ہیٹ ان لینڈ کے اثرات، عالمی و علاقائی ماحولیاتی چیلنجیز، حیاتی تنوع، سخت موسمی واقعات اور آفات کی تخفیف، وسائل کی پائے داری، قدرت اساس حل اور ایس ڈی جیز، تیار شدہ ماحول میں صحت وخوش حالی، پائے دار زراعت اور خوراک کا نظام، اربن صحت اور سماجی خوشحالی، آفات کے خطرات کو کم کرنے اور ان سے مزاحم آلات و وسائل میں اختراعیت، ماحول دوست خدمات، پائے دار لینڈ یوز پلاننگ، آب وہوا کی تبدیلی سے مطابقت اور پائے دار معاشرے، پانی، توانائی۔ خوراک کے باہمی ربط سے مربطو وسائل انتظام کاری اور آب وہوا کی تبدیلی اور وسائل انتظام کاری کے لیے مقامی جغرافیہ کا اطلاق۔

کانفرنس میں کل چار سو نو شرکا نے رجسٹریشن کرایا ہے جن میں ترپن بیرونی مندوبین ہیں اور تین سو چھپن ہندوستانی مندوبین شامل ہیں۔ تقریباً تین سو پچھتر شرکا پروگرام میں بنفس نفیس شریک ہو رہے ہیں اور چھبیس پوسٹر پرزینٹیشن کو رکھے گئے ہیں۔ کانفرنس میں جواہر لعل نہرو یونیورسٹی (جے این یو) دہلی یونیورسٹی، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) بنارس ہندو یونیورسٹی (بی ایچ یو) امیٹی یونیورسٹی، الہ آباد یونیورسٹی، پرزیڈینسی یونیورسٹی، کلکتہ یونیورسٹی، جادو پور یونیورسٹی، سینٹرل یونیورسٹی آف پنجاب، لکھنؤ یونیورسٹی، بانستھالی ودیا پیٹھ، کلنگا یونیورسٹی، راجستھان یونیورسٹی، پٹنہ یونیورسٹی، مہارانا پرتاپ یونیورسٹی (ایم ایس یو) ادے پور، پنجاب یونیورسٹی چنڈی گڑھ، دون یونیورسٹی، ممبئی یونیورسٹی، اور کشمیر یونیورسٹی سے شرکا شامل ہو رہے ہیں۔ جنوبی اور مشرقی ہندوستان کی دانش گاہوں میں سینٹرل یونیورسٹی آف تمل ناڈو، مرکزی یونیورسٹی، کرناٹکا، مدراس یونیورسٹی، منی پور یونیورسٹی، ناگالینڈ یونیورسٹی، تری پورہ یونیورسٹی، میگھالیہ یونیورسٹی، بوڈولینڈ یونیورسٹی، کاٹن یونیورسٹی، (آسام) راجیو گاندھی یونیورسٹی (اروناچل پردیش) اور نارتھ ایسٹرن ہل یونیورسٹی (این ای ایچ یو) شیلانگ سے شرکا اپنے مقالات پیش کریں گے۔ سرکردہ تکنیکی اور تحقیقی ادارے جیسے بی آئی ٹی ایس گوا، آئی آئی پی ایس، ممبئی، ٹی آئی ایس ایس ممبئی، این آئی ٹی راؤرکیلا، آئی آئی آئی ٹی الہ آباد، آئی آئی ٹی پٹنہ، اور آئی آئی ٹی بامبے بھی کانفرنس میں سرگرمی کے ساتھ حصہ لے رہے ہیں جس سے کانفرنس کی بین علومی گنجائش کا اندازہ ہوتا ہے۔ جاپان، چین، ملیشیا، تھائی لینڈ، برطانیہ، جنوبی کوریا، سری لنکا، روس اور سعودی عرب کے نمائندے بھی کانفرنس میں شریک ہو رہے ہیں جس سے یہ کانفرنس واقعی ایک عالمی علمی اجتماع میں تبدیل ہوگئی ہے۔

کانفرنس کے دوران، چھتیس متوازی اجلاس ہوں گے اور بیس لیڈ لیکچر بھی ہوں گے جن سے تحقیق کی ترویج، پالیسی مباحثہ، اور بین الاقوامی اشتراک کے لیے ایک مذاکراتی پلیٹ فارم مہیا ہو رہا ہے۔

پروفیسر صائمہ سعید

افسر اعلی، تعلقات عامہ